

عَلَيْهِ السَّلَامُ
حَبِيبِ الْوَالِدِ الْكَافِرِ

دُرْسِ حَدِيثِ

مَوْجِبِ الْإِسْلَامِ الْإِسْلَامِ

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب کا مجلس ذکر کے بعد درس حدیث "خانقاہ حامدہ چشتیہ" راینٹر روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہنامہ "انوار مدینہ" کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

مذہبی آزادی کفار نے سلب کی ! حضرت عمرؓ کے گھر پر چڑھائی
"زمانے" کو خدما ماننے والے دہریے ! "کیمونزم" کی بنیاد "نفی" پر ہے
عقل سے بالا امور کے لیے انبیاء بھیجے گئے ! وڈیروں کے مزدوروں پر مظالم !
(درس نمبر 38 کیسٹ نمبر B-83 1988 - 01 - 24)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ !

آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہم نے ارشاد فرمایا تھا کہ وسوسے آتے ہیں، اور ایک آدمی تو وہ ہے کہ جو ان سے قطع نظر کر لے آخرت سے بھی معاذ اللہ قطع نظر کر لے فقط دنیا پر نظر رکھے ﴿إِنَّ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ﴾ اس طرح کا عقیدہ پہلے بھی تھا کہ وہ کہتے تھے کہ بس یہی زندگی ہے جو ہے اور آخرت میں نہیں اٹھایا جائے گا ! بہت بے خوف اور بہت لالچی اور بہت ظالم !! حضرت خباب رضی اللہ عنہ بہت بڑے صحابی ہیں شروع میں اسلام لے آئے انہیں تکلیف پہنچائی جاتی تھی انگاروں پر لٹایا گیا اور ان کی کمر میں انگارے دھنس گئے چربی نکل آئی ! تو وہ لوہے کا کام کرتے تھے لوہار تھے ! خاندان کے لحاظ سے تو کوئی چیز نہیں وہ تو پیشہ ایک بن جاتا ہے تو انہوں نے عاص ابن واہل سہمی کی فرمائش پر اُسے کچھ سامان بنا کے دیا لوہے کا پھر اُس کے پاس گئے پیسے لینے

وہ ملاتا رہا ! یہ نہیں کہ پیسے تھے نہیں دے نہیں سکتا تھا ! بلکہ بڑا آدمی تھا اور بڑا بااثر تھا مگر یہ کہ جیسے مزدوری ملانی ہوتی ہے، حضرت خباب رضی اللہ عنہ تو بہر حال مزدور ہی تھے ! ! !
یہ عاص ابن وائل سہمی جو تھے یہ حضرت عمرو ابن عاصؓ جو بہت معروف صحابی ہیں ان کے باپ تھے !
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے ! !

مذہب کیوں بدلا ؟

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو گئے تو ان کے گھر پر چڑھائی کر دی کفار نے !
گھیرا دیا چڑھائی اس طرح کی چیزیں پہلے بھی تھیں مگر وہ چڑھائی تھی گھیراؤ نہیں تھا ! تو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ جو چھوٹے سے بچے تھے اُس وقت ! وہ نقل کرتے ہیں کہ میں اُوپر تھا
چھت پہ دیکھ رہا تھا بہت لوگ جمع ہیں مجمع بہت بڑا جمع ہے ! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے بس
جیسے تھے کچھ نہیں کر سکتے تھے ! تو اتنے میں ایک شخص آیا اُس کا حلیہ بتایا بڑا عمدہ لباس ! لباس کی بھی
انہوں نے کیفیت بتائی کہ یہ یہ چیزیں تھیں ایسے تھا ایسے تھا وہ آیا ! اور اُس نے آ کے اُن کو سمجھایا
اور انہیں کہا کہ دیکھو میں اُن کا دوست ہوں حمایتی ہوں ! تو تم لوگ ایسی کوئی چیز نہیں کر سکتے !
بس اُس کا یہ کہنا تھا کہ لوگ چھٹ گئے یہی عاص ابن وائل تھا، مطلب یہ ہے کہ بڑا بااثر اور بڑا سمجھدار
اور غریب نہیں متمول تھا !

”این جی اوز“ والا جبر :

مگر انہیں پیسے دیتے وقت تنگ کرنا یہ کوئی خاص (بری) بات تھی ہی نہیں (ان وڈیروں کی نظر میں)
اور پھر یہ تو مسلمان تھے ان سے تو چڑھتی اُن کو ! تو جب انہوں نے تقاضا کیا تو آخرت پر اُس کا ایمان تھا
ہی نہیں تو وہ کہنے لگا کہ میں تو دُوں گا جب تم محمد ﷺ سے الگ ہو جاؤ حتیٰ تکفُرٍ بِمُحَمَّدٍ اُن کا انکار کرو !
نبوت کا جو اقرار کر رکھا ہے اس سے تم پھر جاؤ پھر تو میں تمہیں پیسے دُوں گا ورنہ نہیں دُوں گا ! !
ممکن ہے سامان یا مال زیادہ تیار کر رکھا ہو، تو ایمان کے تو یہ بہت زیادہ پختہ تھے انہوں نے کہا نہیں

یہ تو ممکن ہی نہیں ہے ! حتیٰ کہ جب مرے گا تو پھر زندہ ہوگا تو اُس وقت تک بھی یہ ممکن نہیں
 حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ ۚ اُس نے کہا کہ اچھا کیا میں مروں گا تو پھر زندہ بھی ہوں گا ! ! ?
 انہوں نے کہا کہ ہاں زندہ تو ہوگے ! !

اُس (عاص بن وائل) نے کہا کہ اچھا ایسے ہوگا ! ؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایسے تو ہونا ہے
 اُس نے کہا اچھا جب میں دوبارہ زندہ ہوں گا تو وہاں میرے پاس ظاہر ہے کہ یہ جو مال میں چھوڑ کر
 جاؤں گا یہاں جمع کیا ہوا یہ بھی ہوگا ! میری اولاد بھی ہوگی وہاں ! تو میں پھر اُس وقت وہاں تمہیں
 دے دوں گا ! ﴿لَا وَتَيْنَ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ سورہ طہ کے آخر میں یہ آیتیں جو اُتری ہیں یہ اسی کے بارے
 میں ہیں اسی واقعہ پر اسی سوال و جواب پر اُتری ہیں ! ! ! غرض پیسے نہیں دیے تو ایک طبقہ تو وہ ہے
 جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تھا وہ پہلے بھی پایا جاتا تھا ! ! !
 مرنے کے بعد پھر زندگی :

اور بہت زیادہ قرآن پاک میں اس کی تاکید ہے جگہ جگہ تذکرہ ہے کہ دوبارہ اٹھائیں گے
 اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ﴿اَللّٰهُ يَبْدِئُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ﴾ پیدا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ
 پھر دوبارہ اٹھائیں گے ﴿وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ اور اللہ کے لیے سب آسان ہے !
 اور (ہم) دن رات دیکھتے ہیں کہ ایک چیز پیدا ہوتی ہے وہ کھالی جاتی ہے فنا ہو جاتی ہے یا بیچ جو آپ
 ڈالتے ہیں وہ بھی تو مٹی میں ڈال دیتے ہیں فنا ہی ہو جاتا ہے ! یہ الگ بات ہے کہ وہ نکل آئے،
 نہ نکلے تو فنا ہی ہو گیا اُس کی وہ شکل تو پھر نہیں رہتی ! وہ تو اور نئی چیز بن کر نکلتا ہے پھر اُس میں سے ہی
 وہ چیز پھر پیدا ہوتی ہے جو اُس کی اصل تھی پھر گیہوں نکلتا ہے ! تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت جگہ
 قیامت کا، دوبارہ اٹھنے کا یہ ذکر فرمایا حشر و نشر اور حساب تاکہ جو کچھ کرتا ہے اُس کا بدلہ دیا جاسکے اُسے !
 ﴿لِنُجْزِيَ كُلَّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى﴾

”دہر“ کو خدا قرار دینا :

ایک طبقہ وہ ہے کہ جو ”زمانے“ کو بس خدا مانتا ہیں ! ”دہریے“ جنہیں کہتے ہیں وہ بھی پہلے (سے) تھا یہ نیا نہیں ہے اور ﴿ مَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ ﴾ اور سب کے جواب میں انبیائے کرام ہر جگہ آتے رہے ہیں ! اور ان کو غلطیاں بتلاتے رہے ہیں اور صحیح عقیدہ بتلاتے رہے ہیں ! یہ عقائد جو ہم تک پہنچے ہیں اسلام میں محفوظ ہیں مکمل حالت میں محفوظ ہیں ! باقی مذہبوں میں بھی (توحید وغیرہ کے عقائد ادھوری حالت میں) پائے جاتے ہیں ! اہل کتاب یہود ہوں نصاریٰ ہوں اور ہندوؤں میں بھی جن کے یہاں کوئی کتاب نازل ہوئی ہے اور ان (ہندوؤں کے بارے میں) مثل دور میں تو کچھ علماء نے فتویٰ دیا تھا کہ یہ اہل کتاب ہی ہیں ! ! کیونکہ ان کی ”وید“ یا اور چیزیں اس طرح کی جو ہیں ان کی وجہ سے انہوں نے کہا کہ یہ بھی کوئی اہل کتاب ہیں ! حالانکہ یہ حقیقی طور پر معلوم نہیں کہ وہ کسی نبی کی کتاب ہے یا کسی صوفی یا صلح کی تصنیف ہے ! کوئی پتہ اُس کا ایسے نہیں، سند متصل نہیں کوئی، تو نا تمام حالت میں تو بہت مذاہب میں ملتی ہیں چیزیں وہ اسلام کی تعلیمات سے ملتی جلتی اور نا مکمل حالت میں ہیں، مکمل حالت میں اسلام میں ہیں ! !

تو اُس دور کا ایک طبقہ ایسا تھا جو یہ کہتا تھا ﴿ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ﴾ بس یہ زندگی اور موت جو بھی ہے وہ یہی ہے اور یہ بھی اس میں کہتے تھے کہ یہ پرانی باتیں چلی آرہی ہیں ہمیں اور ہمارے ماں باپ سے یہ وعدے کیے جاتے رہے ہیں ﴿ لَقَدْ وَعَدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤَنَا هَذَا مِنْ قَبْلُ إِنَّ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴾ تو انہوں نے ان چیزوں کو پس پشت ڈال دیا تھا ! تو یہ طبقہ پہلے بھی تھا درمیان دور میں بھی رہا ہوگا اور اب بھی ہے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ! ! !

”کیمونزم“ کی بنیاد ”نفی“ پر ہے :

یہ ”کیمونزم“ جو ہے اس کی بنیاد نفی خدا پر ہے ! سوشل اصلاحات اور نفی خدا ! جو کچھ ہے وہ سب ہم ہی ہیں اور ہم ہی کرتے ہیں اور جو کرتے ہیں وہ ہوتا ہے وغیرہ ! ایسے خیالات اور ایسے

افکار اُن کے ہیں ! تو یہ دور اور یہ چیزیں پہلے بھی تھیں (ان کے فاسد) عقائد میں ! اسلام نے اُن کی نفی کر دی !!!

اس دُنیا کے بعد :

اب اسلام نے بتا دیا کہ آخرت بھی ہے ! مرنے کے بعد دوبارہ زندہ بھی ہونا ہے ! بلکہ زندگی فوراً شروع ہو جاتی ہے ! اور وہ دوسری زندگی ہے اور اُس میں اچھائی یا برائی انسان کے ساتھ فوراً ہونے لگتی ہے ! یا جنت کی طرف اور اُس کے آثار ! یا معاذ اللہ نار اور اُس کے آثار جو بھی چیزیں ہیں ! اور قبر سے ہی شروع ہو جاتی ہیں ! یعنی بس ختم ہوا اور اُس کے (فوراً) بعد ! کسی کو جلا بھی دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے وہ تو اجزاء ہیں اُس کے ! اب تو آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے ! ایک ایٹم جو ہوتا ہے اُس میں کیا کیا طاقتیں بھری ہوئی ہوتی ہیں ! ؟ تو جلنے کے بعد جو اجزاء ہیں اُس کے جسم کے اُن میں سے کسی جزو سے حیات ڈال کر سوال کیا جا سکتا ہے ! ! یہاں آنے سے پہلے :

اور اپنی پیدائش کی طرف (انسان کو) توجہ دلائی اور جگہ جگہ ہے ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ طِينٍ﴾ ﴿مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ﴾ اور ﴿مِنْ نُطْفَةٍ﴾ اور ﴿خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ﴾ اور پھر اس طرح سے ﴿عَلَقَةٍ ثُمَّ مُضْغَةٍ﴾ اور حدیث شریف میں مزید اُس کی تشریحات آئیں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح سے پیدا فرماتے ہیں اور جو فرشتہ مُوَسَّكِلٌ ہوتا ہے مامور ہوتا ہے وہ پوچھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ اب اتنا ! اب اتنا ! اب اتنا ! اب یہ مذکر ہوگا یا مؤنث ہوگا ؟ اور شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ یہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت ! تو وہ سب يُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ (اپنی ماں کے پیٹ میں لکھ دی جاتی ہیں) اس طرح کی تعلیمات (اسلام نے) جب دیں اور انسان کو پتہ چلا کہ (صرف) دُنیا نہیں آخرت بھی ہے ! اور آخرت میں اتنا ہے کہ جو دُنیا میں نہیں ہے ! اور یہ جو دُنیا میں ہے یہ عارضی ہے قطعاً طور پر ! اور یہ بالکل ناقابلِ اعتبار ہے..... تو پھر اُس میں شیطان کو دخل ہونا شروع ہو گیا، حدیث شریف میں آتا ہے کہ

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّمَةً بَابُنِ آدَمَ وَ لِلْمَلَكِ لَمَّةٌ ۱۔ شیطان بھی اسی طرح سے نزول کرتا ہے انسان پر یاویوز (waves) پھینکتا ہے اپنی چیز کو اتارتا ہے اُس کے دل میں !! اور فرشتہ بھی اسی طرح !! یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اُسی کے حوالے کر دیا، نہیں! مدد بھی فرمائی! تو یہ جو شیطانی چیزیں ہوتی ہیں اور وساوس ہوتے ہیں وہ پچھے کی طرف چلے جائیں کہ کس نے پیدا کیا؟ پھر کس نے؟ پھر کس نے؟ یا آگے کی طرف چلے جائیں پھر کیا ہوگا؟ پھر کیا ہوگا؟ پھر کیا ہوگا وغیرہ، ان کو فرمایا گیا یہ کوئی گھبرانے کی چیز نہیں یہ ایمان کی علامت ہے !!! اور اس کا علاج بتایا گیا کہ فَلَیْسْتُمْ بِاللَّهِ وَهَا رُكُ جَاءَ دوسرے کام میں لگ جائے اور یہ بھی علاج بتایا گیا کہ فَلَیْسْتُمْ بِاللَّهِ اَعُوذُ بِاللَّهِ کہہ لے۔

اور ایک حدیث شریف کی کتاب ہے ابوداؤد شریف اُس میں میں دیکھ رہا تھا تو اُس میں علاج ایک اور ہے جو بہت آسان سی آیت ہے ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ کہ یہ کہہ لیا کرو اس کو پڑھ لیا جائے ترجمہ دیکھ لیا جائے یہ سورہ حدید کی ہے ستائیسویں پارے میں یہ پڑھ لینا یہ بھی وساوس کا علاج ہے !! ۲

تو ”ماضی“ کیا ہے؟ غور کرتے جائیں! انتہا تک پہنچ ہی نہیں سکتے عقل وہاں رُک جائے گی!! اور ”مستقبل“ کیا ہے؟ یہاں بھی اسی طرح عقل تھک جائے گی! ذاتِ باری تعالیٰ جس کی وحدت پر ایمان ہے کہ وہ ایک ہے! اور ایک ہی پر جا کر رُکتی ہے چیز! اُس پر ایمان ہے! وہاں بھی عقل جواب دے جاتی ہے!!! عقل سے بالا اُمور کے لیے انبیاء کو بھیجا گیا:

تو جن چیزوں میں ایسی چیز تھی کہ جو سمجھ سے باہر تھی وہاں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے انہوں نے تعلیم دی سمجھایا بتلایا رہبری کی! اب اُس میں وسوسے آجاتے ہیں جب وسوسے آتے ہیں پھر اُس کا علاج یہ ہے کہ اس طرح سے رُک جائے کسی اور کام میں لگ جائے چھوڑ دے!

۱۔ مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان باب الوسوسة رقم الحدیث ۷۴

۲۔ ابوداؤد شریف کتاب الادب باب فی رد الوسوسة رقم الحدیث ۵۱۱۰

کیونکہ ماوراء العقل ہے اور جو چیز عقل سے پرے ہے اُس پر عقل کی روشنی پہنچ نہیں سکتی ! وہاں تک پہنچ نہیں ہو سکتی اس دُنیا میں ! ہاں اِس دُنیا سے جب نکل جائے اور (خالص) رُوحانی دور شروع ہو تو وہ رُوحانی پہنچ الگ بات ہے ! باقی عقلی ماڈی (چیز کی اتنی رسائی) نہیں ہو سکتی ! ! ؟

تو آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہم نے علاج بتایا کہ لگ جائے دوسرے کام میں اور چھوڑ دے، ذہن دوسری طرف لگالے ! لیکن اگر کسی کو دُعائیں آسکتی ہیں تو پھر دُعائیں بھی بتادیں اُس کے لیے اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھ لے اور تیسری چیز یہ آیت مثلاً ﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ یہ کہہ لینا بھی وسوس کا علاج ہے ! یہ کہہ لے اور پھر دوسرے کام میں لگ جائے ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیر متزلزل ایمان عطا فرمائے اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ آمين، اختتامی دُعا.....



قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جا رہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (ادارہ)